فون ۲۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۱۶ صفر ۱۳۹۸ھ ✦ ۲۶ صلح ۱۳۵۷ہش ✦ ۲۶ جنوری ۱۹۷۸ء	نمبر ۲۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ صلح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

زخم خدا تعالیٰ کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے مگر کل عصر کے بعد ضعف کی تکلیف ہو گئی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیت

اور

خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے عظیم نشانات

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ سے قبل کئی روز تقاریر کی تیاری اور مہمانوں کے آرام و آسائش کے انتظامات کی نگرانی اور اس بارہ میں متعلقہ کارکنان کی رہنمائی میں شب و روز مصروف رہے۔ کسی کے ہاں چند مہمان آ رہے ہوں تو ان کی وجہ سے خاص تردّد کرنا پڑتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر تو ماشاء اللہ ڈیڑھ لاکھ احباب جن میں غیر ملکی وفود کو شامل کر کے چونتیس مُلکوں کے نمائندگان شامل تھے۔ ان کے علاوہ پاکستان بھر کے کونے کونے سے مرد اور خواتین، بوڑھے، جوان، بچے، بچیاں کثرت کے ساتھ تشریف لائیں۔ ان کے آرام و آسائش اور قیام و طعام کے انتظامات بہت بڑے اہتمام کے متقاضی تھے بالخصوص اس صورت میں جب کہ مقامی درس گاہیں تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی سکول، جامعہ نصرت اور نصرت گرلز ہائی سکول کی عمارات مہمانوں کے قیام کے لئے میسّر نہیں تھیں۔ محدود پیمانے پر کچھ کمرے تعمیر کئے گئے ہیں جو بالکل ناکافی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے یہ امور باعثِ تشویش تھے۔ حضور نے جہاں مقامی دوستوں کو یہ تحریک فرمائی کہ بشاشت کے ساتھ آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہیں، اپنے سینوں میں انہیں جگہ دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مکانات ان کے لئے پیش کریں وہاں احبابِ جماعت کو خصوصی دعاؤں کی بھی تحریک فرمائی۔ حضور بھی دعاؤں میں مصروف تھے اور مخلصینِ جماعت بھی شب و روز دعائیں کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان تضرعات کو سُنا۔ ماشاء اللہ دوست کثرت کے ساتھ تشریف لائے۔ انہوں نے سفر کی صعوبتوں کی پروا نہیں کی رہائش کی جگہ کی تنگی کو محسوس نہیں کیا۔ ۲۵ دسمبر کو بارش کی وجہ سے شدید سردی تھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور منتظمین بے حد متفکر تھے۔ مکانات کی کمی کی وجہ سے بہت بڑے پیمانہ پر خیموں، چھولداریوں اور سائبانوں کے تلے رہائش کا انتظام کیا گیا تھا جو بارش کی وجہ سے بھیگ گئے تھے۔ کسیر جس پر دوست رات گزارتے ہیں بھی بھیگ رہی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں فرمایا کہ ۲۵ دسمبر کو ظہر کے وقت بارش ہو رہی تھی حضور نے نماز میں دعا فرمائی۔ نماز کے بعد مسجد سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ بادل پھٹ چکے تھے اور دُھوپ نکل رہی تھی۔ دل حمد کے جذبات سے معمور تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور نے چار تقاریر فرمائیں۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر، مستورات سے خطاب، ۲۷ دسمبر کی دوپہر کے بعد ایک مفصل تقریر جس میں حضور نے سال بھر کے کام کا جائزہ لیا اور ۲۸ دسمبر کی ظہر کے بعد کی معرکۃ الآراء علمی تقریر۔ جملہ تقاریر خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص تائیدِ ایزدی کا نشان، ایمان افروز اور پُر معارف تھیں جو جماعت کے اخلاص میں بے حد اضافہ، مہدی علیہ السّلام کے زمانہ میں اسلام کے غلبہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کا باعث بنیں۔ دوستوں کے چہروں سے بشاشتِ ایمانی نمایاں تھی وہ ایک دوسرے سے ماں جائے بھائیوں کی طرح محبت اور پیار سے گلے ملتے اور جلسہ سالانہ کی کامیابی و کامرانی پر جو خلافتِ ثالثہ کی صداقت و حقانیت کا ایک عظیم الشان نشان تھا ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے۔ دوست ان ایام میں رات دن خدا اور اس کے رسول کی باتیں سُننے، دعاؤں، ذکرِ الٰہی، نمازوں اور نوافل ادائیگی میں مصروف رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہے۔ جلسہ سالانہ کا ماحول اپنوں اور بیگانوں سبھی کے لئے حیران کُن اور پُر اثر تھا۔ اتنے بڑے مجمع میں نہ بدنظمی نہ دنگا فساد نہ درشت کلامی نہ افراتفری نہ بے چینی نہ گھبراہٹ۔ ان میں سے کوئی بات بھی نظر نہ آئی۔ نظم و ضبط اور اطمینان و سکون کے رُوحانی ماحول میں دوستوں نے یہ دن رات بسر کئے۔ ہمارے غیر ملکی بھائی اِس عظیم اجتماع، اعلیٰ درجہ کے نظم و ضبط، عالمگیر اخوّت و محبّت اور بے حد وسیع پیمانے پر جملہ اطمینان بخش انتظامات کو دیکھ کر بے حد متاثر تھے وہ اپنے جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے۔ کبھی ان کے جذبات خوشی کے محبت بھرے آنسوؤں کی شکل میں ظاہر ہوتے اور کہیں بے ساختہ اور پُر جوش نعرہ ہائے تکبیر کی شکل میں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جلسہ کے ایام میں فجر کی نماز سے قبل باجماعت نمازِ تہجد و لگدازی، رِقت انگیزی، پُرسوز دعاؤں اور دُنیا کو ہلاکت سے بچانے کے لئے گریہ و زاری کے ساتھ مضطربانہ دعاؤں کا عجیب منظر پیش کرتی تھی۔ ان نوافل میں دوست بڑی کثرت کے ساتھ شرکت فرماتے رہے جن میں غیر مسلم احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوتے۔

پبلشر: مسعود احمد ✦ پرنٹر: سید عبدالحی ✦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✦ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک اپنی دیگر اہم مصروفیات کے ساتھ ساتھ غیر ملکی وفود کے علاوہ پاکستان بھر سے آنے والے ہزارہا دوستوں سے ضلعوار نظام کے تحت ہر روز گھنٹوں ملاقات فرماتے رہے۔ جلسہ کے دوران تقاریر، جملہ انتظامات کی نگرانی اور پھر گھنٹوں مسلسل ملاقاتوں کے باوجود خدا کے فضل سے حضور کی بشاشت ہمیشہ قائم رہی اور حضور خدا کے فضل سے باوجود بے حد تکان کے ان ایام میں ہر طرح خیر و عافیت سے رہے۔

اتنا زیادہ کام ایک انسان کے بس کی بات نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اسے غیر معمولی ہمت، غیر معمولی طاقت، غیر معمولی عزم، غیر معمولی تائید و نصرت اور غیر معمولی توفیق سے نہ نوازے اور رحمت کے فرشتوں کا سایہ اُس کے سر پر نہ رکھے۔ پریشانیوں کے سامان پیدا ہوتے اور خدا کے فضل سے دُور ہوتے چلے گئے حضور کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب روکیں دُور فرماتا چلا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ حضور گھنٹوں ملاقات فرماتے اور ہر دوست سے محبت، پیار، توجہ اور گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ فرماتے۔ اس کی خیریت دریافت فرماتے اور اُس کی رہنمائی فرماتے۔ محبت و پیار کے اس نظارے کو دیکھ کر بعض غیر مسلموں پر بھی رقت طاری ہوگئی اور وہ ضبط نہیں کر سکے۔ ۲۹ دسمبر کو بعد نماز ظہر حضور نے مسجد مبارک میں ازراہ شفقت ۲۷ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲ جنوری تک حضور ملاقاتوں اور دیگر اہم دینی امور میں بے حد مصروف رہے کہ حضور پر انفلوئنزا کا زبردست حملہ ہوگیا جس کا اثر کئی دن تک رہا۔ انفلوئنزا سے ویسے بھی بہت کمزوری ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جو دوائیں استعمال کرنا پڑتی ہیں وہ بھی بے حد ضعف پیدا کر دیتی ہیں۔ مگر خلافت کی اہم ذمہ داریاں کچھ ایسی ہیں کہ انہیں نظر انداز یا پس پشت نہیں ڈالا جا سکتا۔ ان بیماری کے ایام میں حضور نے یکم جنوری سے ۲۲ جنوری تک تینتالیس ۴۳ سو سے زائد خطوط ملاحظہ فرمائے جن میں ملکی اور غیر ملکی ہر قسم کے خطوط شامل تھے۔ ان میں سے اکثر میں حضور سے رہنمائی کی درخواست کی گئی تھی۔ اس عرصہ میں دو ہزار سے زائد جوابات بھجوائے گئے۔ علالت کے دوران بھی حضور نے بعض ضروری ملاقاتوں کے لئے وقت عنایت فرمایا۔

چند دن قبل اندرونِ خانہ چلتے ہوئے ایک چوکی سے حضور کی پنڈلی کو ٹھوکر لگی اور زخم ہوگیا۔ حضور نے اس کی پرواہ کئے بغیر بدستور کام جاری رکھا اور کام کے لئے دفتر میں اور نمازوں کے لئے مسجد میں تشریف لاتے رہے۔ چند دن کے بعد اس زخم میں درد پیدا ہوگئی اور پیپ پڑ گئی جس سے پنڈلی سوج گئی۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق حضور اِن دنوں بستر میں آرام فرما رہے ہیں۔ جو دوائیں استعمال فرما رہے ہیں ان سے مزید ضعف پیدا ہو رہا ہے۔ احباب اپنی شب بیدارانہ دعاؤں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفائے عاجلہ و کاملہ کے لئے خاص توجہ سے دعائیں فرمائیں۔ ساری دنیا کو ہلاکت اور تباہی سے بچانا۔ ساری دنیا کو قرآن مجید کی تعلیمات سے آگاہ کرنا۔ ساری دنیا پر اسلام کی خوبیوں کو واضح کرنا۔ ساری دنیا کے دلوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات، کمالات اور فیوضِ روحانی کو واضح کر کے پیار اور محبت پیدا کرنا۔ ساری دنیا کے دلوں میں ایک عظیم تغیر اور پاک تبدیلی پیدا کرنا اور اسے خدائے واحد کے آگے جھکانا بہت عظیم مقصد ہے۔ جس میں کامیابی خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت، خاص رہنمائی اُس کے خاص فضل اور اُس کی دی ہوئی توفیق کے بغیر ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت والی کامیاب و کامران لمبی زندگی عطا فرمائے اِس طرح کہ حضور کی زندگی ہی میں ہمیں اسلام کے غلبہ اور فتح کے نمایاں آثار نظر آنا شروع ہو جائیں اور دنیا بھر میں ایک عظیم تغیر اور پاک تبدیلی نظر آنے لگے۔ اور ان کی زبانوں پر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے مبارک الفاظ جاری ہوں۔ ان کے دل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرپور ہوں اور وہ شب و روز خدائے واحد کے آگے سجدہ ریز ہوں۔

خلافت ثالثہ کے گزشتہ بارہ سالوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی محبت، پیار اور احسانات کے عظیم جلوے اور خلافت ثالثہ کی تائید و نصرت کے بے شمار نشانات دیکھے۔ مہدی موعود علیہ السلام کی صداقت کا احساس بے شمار دلوں میں پیدا ہوتے دیکھا جس کی وجہ سے قلوب میں حق کو پہچاننے کی تڑپ نمایاں طور پر نظر آ رہی ہے اور خدا کے فضل سے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سعید روحیں کثیر تعداد میں حق کو پہچاننے کی توفیق پا رہی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ سچے وعدوں والے خدا کی باتیں ضرور پوری ہوں گی اور اس کے منشاء کے مطابق اسلام دنیا میں غالب آ کے رہے گا۔

وقف جدید کے اکیسویں (۲۱) سال کے آغاز کا اعلان مُبارک ہو!

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ جنوری کے خطبہ جمعہ میں **وقفِ جدید** کے اکیسویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ سلسلہ کی دیگر انجمنوں اور تنظیموں کی طرح وقفِ جدید کا بھی بنیادی مقصد یہی ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور بنی نوعِ انسان کے قلوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے روحانی نور سے منوّر ہوں۔

اِسی نیک مقصد کے حصول کے لئے اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں والے صحت مند **معلّمین** کی بھی ضرورت ہے اور اخراجات پورا کرنے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔

پس تمام جماعتیں اِن دونوں مقاصد کو پیشِ نظر رکھ کر واقفینِ زندگی بھی پیش کریں **مالی قربانی** بھی کریں۔ حضور نے واقفین کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک جماعتیں ایسے واقفین پیش نہیں کریں گی جو محض للہ **خدمتِ دین** کے جذبہ کے ساتھ گاؤں گاؤں میں دینی تربیت اور تعلیم و تدریس میں مصروف ہو جائیں وقفِ جدید کا مقصد اور بڑھتی ہوئی جماعتی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ جہاں تک **اطفال** کے چندہ کا تعلق ہے حضور کا منشاء یہ نہیں تھا کہ بچے طاقت سے بڑھ کر بوجھ اٹھائیں بلکہ **اصل مقصد** یہ ہے کہ جماعت کے تمام بچے کم از کم آٹھ آنے ماہوار ذاتی قربانی بشاشت کے ساتھ پیش کر کے بچپن ہی سے خدمتِ دین کی لذت کے عادی ہو جائیں۔ جہاں تک بالغوں کا تعلق ہے حضور نے فرمایا کہ حسبِ توفیق زیادہ سے زیادہ چندہ پیش کیا جائے تاکہ وقفِ جدید کی ساری مالی ضروریات پوری ہو سکیں۔

حضور کے اِس مبارک اعلان کے ساتھ ہی ہم توقع رکھتے ہیں کہ بلا تاخیر جماعتیں اور احباب اور خواتین اور بچے مرکز میں اپنے وعدے بھجوانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ و باللہ التوفیق۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

قائدین کرام فوری توجّہ فرمائیں

اگلے دو سالوں ۵۸ - ۱۳۵۶ ہش / ۷۹ - ۱۹۷۷ء کے لئے قائدین کے انتخابات یکم اکتوبر تک مکمل ہو جانے چاہئیں تھے۔ ابھی تک بعض مجالس میں قائدین کے انتخابات نہیں ہوئے۔ ایسی مجالس کے قائدین کرام فوری طور پر انتخابات کروا کر رپورٹ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں ارسال فرما دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیّہ)

درخواستِ دُعا

گزشتہ ایک ہفتہ سے محترم ایم ظفر اللہ صاحب آف سٹیٹ بنک آف پاکستان کی اہلیہ صاحبہ دل کے درد کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں نیز ان کی والدہ صاحبہ بھی کافی عرصہ سے علیل چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام سے ہر دو کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عمر بشیر احمد آف ڈھاکہ۔ حال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعۂ صلیب اور جدید تحقیقات

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب آف لاہور۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۳)

حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر باطنی صحائف میں

۱۹۴۵ء کی بات ہے "فلاحین مصر" اپنے کھیتوں کے لئے کھاد جمع کر رہے تھے۔ اتفاقاً پہاڑ کے قرب سے ایک قبر کھل گئی اس قبر میں ایک مٹکا نظر آیا۔ وہ نکال لیا گیا۔ اس کا ڈھکنا الگ کیا گیا تو اس میں کم و بیش ۱۳ صحیفے بند تھے جو کہ ۱۱۹۱ صفحات پر مشتمل تھے۔ بعد میں ثابت ہوا کہ یہ نوشتے قرونِ اولیٰ کے ہیں اور قبطی عیسائیوں کا سرمایہ ہیں۔ یہ عیسائی باطنی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ باطنی فرقہ کی اس لائبریری سے عظیم الشان انکشافات کی توقع ہے۔ فی الحال کچھ صحائف شائع ہوئے ہیں۔ ان نوشتوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ۱۱۴ (ایک سو چودہ) اقوال بھی شامل ہیں ان کا نام "انجیل توما" ہے۔ دوسرا اہم صحیفہ "فلپ کی انجیل" ہے۔ تیسرا "یعقوب کی مخفی روایات"۔

اس مٹکے سے جو صحائف ملے ہیں ان کی فہرست دیکھنے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کتنا اہم انکشاف ہے۔ انجیل فلپ میں لکھا ہے:۔

"وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح پہلے مر گئے اور مرنے کے بعد زندہ ہو گئے وہ غلطی خوردہ ہیں۔ وہ پہلے جی اٹھے پھر وفات پائی۔" (۱۵: ۱۰۴)

گویا حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچا لئے گئے۔ انہوں نے موت سے چھٹکارا حاصل کر کے نئی زندگی پائی اور پھر طبعی طور پر ان کی وفات ہوئی۔

(The Gospel of Philip by R.M. Wilson – P. 25.)

صلیبی حادثہ سے حضرت مسیح بچائے گئے اس کے بعد کیا ہوا؟

صحیفہ یعقوب میں لکھا ہے کہ:۔

"صلیب کے بعد ۵۵۰ دن تک حضرت مسیح حواریوں کے ساتھ گھومتے پھرتے رہے۔ اسی دوران پطرس اور یوحنا کو آپ نے باطنی حکمتوں اور روحانی تعلیمات سے روشناس کیا۔"

(The Theology of the Gospel of Thomas. by Bertil Gartner, P-102-103.)

جب حضرت مسیح حواریوں سے جدا ہونے لگے تو اپنے بھائی یعقوب کو امیر مقرر فرمایا۔ انجیل توما میں لکھا ہے:۔

"شاگردوں نے پوچھا ہمیں معلوم ہے کہ آپ ہمیں چھوڑ کر کہیں دور جا رہے ہیں۔ آپ کے بعد ہمارا کون کفیل ہوگا؟ حضرت مسیح نے کہا "یعقوب" فرمایا۔ تم نے بہر حال اسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔"

("The Theology of the Gospel of Thomas", by Bertil Gartner. P-56.)

ہجرت سے پہلے مریم مگدلینی کے مستقبل کا فیصلہ ہوا تھا۔ بعض شاگرد اس خیال کے تھے کہ عورتوں میں روح نہیں ہوتی اس لئے مریم کو کلیسیا کی سیادت دینے کی بجائے اس کا چلے جانا ہی بہتر ہے۔ انجیل توما کا آخری قول ملاحظہ ہو:۔

"شمعون پطرس نے دوسرے شاگردوں کو کہا کہ مریم کو ہم میں سے جانے دو کیونکہ عورتیں (باطنی اور روحانی) زندگی کے لائق نہیں ہیں۔"

حضرت مسیح کو جب اس ناخوشگوار بحث کا علم ہوا تو آپ نے کہا:

"میں مریم کو لے جاؤں گا تا کہ وہ بھی تم مردوں کی ہم پلہ زندہ روح بن جائے کیونکہ ہر عورت جو اپنے تئیں مرد بنائے گی آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگی۔"

اس میں بتایا گیا ہے کہ عورتیں بھی "انسانِ کامل" بن سکتی ہیں اور مریم آپ کا ساتھ دے گی۔

انجیل فلپ میں لکھا ہے:۔

"تین خواتین ہر وقت یسوع کے ساتھ پھرتی رہیں۔ مریم اس کی ماں مریم اس کی بہن اور مریم مگدلینی۔ مریم مگدلینی کو لوگ یسوع کی رفیقہ حیات بھی کہتے ہیں۔"

اسی تسلسل میں لکھا ہے:۔

"پس ایک مریم یسوع کی بہن تھی

(The Gospel of Philip by Wilson. P. 97.)

دوسری ماں اور تیسری ان کی رفیقہ حیات۔"

قبطی صحائف کے اس انکشاف سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح صلیب سے بچائے گئے وہ ۵۵۰ دن تک حواریوں کو لے کر گھومتے رہے۔ پھر اپنی والدہ بیوی اور رشتہ میں ایک بہن کے ہمراہ کہیں دور چلے گئے۔ اپنے بعد اپنے محبوب بھائی یعقوب کو آپ نے امیر مقرر فرمایا۔

انجیل توما کا پہلا فقرہ ہے کہ:۔

"یہ زندہ یسوع کے زندگی بخش اقوال ہیں۔"

گویا حضرت مسیح ناصری کو حواری اس وقت زندہ سلامت موجود سمجھتے تھے۔ جبھی وہ حواریوں کو ملتے رہے اور اپنے روحانی انفاس سے انہیں زندگی بخشتے رہے۔

مندرجہ بالا قبطی صحائف کے بعد مصر اور سوڈان کی سرحد پر ایک مقام سے جو کہ ابو سنبل اور وادی حلفا کے درمیان ہے ایک قبطی پارچمنٹ Parchment دستیاب ہوا جو تین صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ دراصل مصر کے ابتدائی عیسائیوں کا ایک خط ہے جو کہ معلوم ہو گیا۔ کسی جگہ دور دراز علاقوں میں بسنے والے عیسائیوں کو لکھا گیا اور اس میں یہ بتایا گیا کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح شاگردوں سے کئی باتیں کرتے رہے مثلاً آپ نے اپنے شاگرد اندریاس کو یہ کہا میں گوشت اور پوست کا انسان ہوں کوئی بھوت پریت نہیں ہوں جو زندہ ہو کر آ گیا میرے قدموں کی طرف دیکھو کہ وہ زمین پر نشان چھوڑ رہے ہیں اگر میں بھوت پریت ہوتا تو کوئی نشان نظر نہ آتے جیسا کہ بیلوں کے صحائف میں بھی یہ بات لکھی ہے۔ حضرت مسیح نے متعدد بار بہت سے دلائل دے کر سمجھایا کہ صلیبی واقعہ کے بعد میں زندہ موجود ہوں اور یہ میرا گوشت پوست ہے جو کہ پہلے تھا۔

(Christ did not perish on the Cross, P. 265.)

صحائف قمران

ناگ حمادی نوشتوں کے انکشاف کے دو سال بعد وادیٔ قمران کے غاروں سے پوشیدہ دفینے نکلنا شروع ہو گئے۔ صحائف قمران میں صادق استاد کی ۲۵ نظمیں بھی شامل ہیں۔ صحائف قمران میں جس صادق استاد اور ہادیٔ برحق کا مخفی ذکر ہے۔ سریانی نظموں میں اس کا نام ظاہر دیا ہے۔ سریانی نظموں کا ذکر پہلے ہو چکا۔ علماء کہتے ہیں کہ ۴۲ سریانی نظمیں اور کہف قمران سے برآمد ہونے والی صادق استاد کی ۲۵ عبرانی نظمیں ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ ان کا اسلوب، پیرایۂ اظہار اور مضمون حد درجہ مشابہ ہے۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ صادق استاد سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ وادیٔ قمران کے اس فرستادۂ حق کے حالات کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اہل یروشلم کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوا۔ علماءِ یہود نے اسے موت کے غار میں دھکیل دیا۔ خدا تعالیٰ نے اسے معجزانہ طور پر بچا لیا۔ لکھا ہے کہ یہود اسے اسفل السافلین میں گرانا چاہتے تھے۔ خدا کو اس کا رفع منظور تھا۔ اسے موت کے گڑھے سے نکال لیا۔ اب وہ ہجرت کے لئے پابہ رکاب ہے تاکہ یہودی اسباط میں جائے اور وہاں تبلیغ کرے۔ یہ عبرانی نظمیں صلیب کے بعد اس دور سے تعلق رکھتی ہیں جب فرستادۂ حق کنعان میں گھوم پھر رہا تھا۔ اس کے بعد دور بالکل مخفی تھی۔ سریانی نظمیں اس دورِ زندگی کی آئینہ دار ہیں جب خدا کے مسیح نے بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ کو پا لیا اور جنت عدن میں اپنی امت کو لے کر بس گیا۔ عبرانی نظموں میں "راوی" کا ذکر ہے اور سریانی نظمیں ربوہ ذاتِ قرار و معین کی آئینہ دار ہیں۔ اس طرح نظموں کے یہ دو مجموعے حضرت مسیح کی مخفی زندگی کے گوشوں کو اپنے اندر سمو لیتے ہیں۔ صحائف قمران کی نظموں میں ایک جگہ لکھا ہے:۔

"اے میرے خدا تو نے میری جان کو ظلم کے پنجہ سے رہائی عطا کی جب میں گہری بے ہوشی میں ڈوب گیا تو تو نے میرے دل کو تقویت دی۔ میری ڈوبتی ہوئی روح کو قوت عطا کی اور سنبھالا دیا۔" (صحائف قمران ترجمہ انگریزی از گاسٹر غزل ۷ صفحہ ۱۴۵)

اسی کے مماثل سریانی نظموں میں بزبانِ مسیح لکھا ہے:۔

"وہ میری موت کے متلاشی تھے لیکن اسے پا نہ سکے۔" (غزل ۴۲/۱۵)

ظاہر ہے کہ دونوں میں ایک ہی آواز ہے اور وہ ہے پیغمبر مظلوم حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح علیہ السلام کی آمد ہوگا۔

ایڈیسہ و نصیبین کے نوشتے

قرن اول میں فرات حدِ فاصل تھا مشرق و مغرب میں۔ فرات کے پار سلطنتِ روما تھی۔ اور سندھ سے فرات تک پارتھی سلطنت اور اس کے باجگزار ممالک تھے۔ سلطنت روما میں یروشلم یہودیوں کا مرکز تھا۔ اسی مرکز میں حضرت مسیحؑ کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے صلیبی موت سے بچایا۔ ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ سلطنت روما میں زیادہ دیر نہیں رہ سکتے تھے۔ فرات کے پار ایڈیسہ و نصیبین میں بادشاہ ابگر اکاما کی حکومت تھی پارتھیا کی باجگزار ابگر نے حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک مکتوب لکھا تھا کہ یہودی آپ کی جان کے پیاسے ہیں۔ یہاں آجائیے۔ میری چھوٹی سی حکومت آپ کے لئے پناہ گاہ ثابت ہوگی۔ حضرت مسیحؑ صلیب سے پہلے تو نہ جا سکے۔ صلیب کے بعد آپ ابگر کے پاس گئے۔ والدہ اور بعض حواری ساتھ تھے۔ بادشاہ آپ کے معجزات اور روحانی کمالات سے بہت متاثر ہوا۔ یہ مقدس قافلہ وہاں سے گزر گیا۔ نتیجۃً دوسری صدی میں ابگر کا جانشین باقاعدہ طور پر عیسائی ہو گیا۔ ایڈیسہ میں بنی اسرائیل بہت آباد تھے۔ یہاں ایک مضبوط کلیسیا قائم ہوگئی۔ ایڈیسہ کو مشرک کے بیابان میں "عیسائیت کے نخلستان" سے تعبیر کیا جاتا۔

عصر حاضر میں تاریخ کے علامہ ڈبر ناشیلی ہیں۔ انہوں نے ایک عظیم کتاب مرتب کی ہے نام یہ ہے۔ "THE CRUCIBLE OF CHRISTIANITY." اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ دوسری صدی میں کلیسیائے ایڈیسہ نے جو لٹریچر مرتب کیا وہ بڑا ہی قابل قدر ہے اسی کلیسیا نے قرنِ اول کے عیسائیوں کی ۴۲ نظمیں جمع کیں۔ جن کا مضمون ناشیلی نے پیش نہیں کیا۔

مضمون یہ ہے کہ حضرت مسیح صلیب سے بچا لئے گئے ان کی ہجرت کے اشارات ہیں تفصیل ہم پیش کر چکے ہیں۔ پھر ناشیلی کی مرتبہ کتاب میں ہے کہ اسی کلیسیا نے توما حواری کی انجیل یعنی حضرت مسیحؑ کے ۱۱۴ اقوال مرتب کئے۔ ان کا قبطی ترجمہ بالائی مصر کے آثار سے ملا ہے۔ تفصیل گزر چکی ہے۔ صلیب کے بعد حضرت مسیح نے حواریوں سے کیا باتیں کہیں؟ ان اقوال کا خاص مضمون ہے۔ اسی طرح لکھا ہے کہ اسی کلیسیا نے ہندوستان سے آمدہ توما کے خطوط کی مدد سے ایک تاریخ تبلیغ ہند مرتب کی اس کا نام "اعمالِ توما" رکھا۔ یہ سریانی زبان میں تھی۔ چرچ نے اسے ضائع کر دیا۔ اس کا ایک محرف نسخہ یونانی زبان میں ملتا ہے۔ اس نسخہ میں ہے کہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قرعہ اندازی کروائی۔ قرعۂ ہند توما کے نام نکلا توما ہندوستان آگئے۔ لمبا قصہ ہے کہ کس طرح گنڈوفارس ٹیکسلا کا بادشاہ توما کا عقیدتمند ہوگیا۔ جب ٹیکسلا میں کلیسیا قائم ہوگئی تو ایک رات توما نے دیکھا کہ خود حضرت مسیحؑ سرہانے کھڑے ہیں۔ بڑی شفقت سے گویا ہوئے توما تم یہاں سے فلاں جگہ چلے جاؤ۔ یہاں کے لوگوں کی نگرانی میں خود کروں گا۔

توما ہندوستان کے جنوب مغرب میں آگئے۔ کیونکہ مالابار کے سواحل پر یہودی نوآبادی تھی۔ تحریف و الحاق کی وجہ سے یہ بات کھل کر سامنے نہیں آتی۔ کہ حضرت مسیحؑ بنفسِ نفیس ٹیکسلا میں آئے یا نہیں۔ اس کتاب میں ایک نظم ایسی ہے جو الحاق تغیر و تبدل سے محفوظ رہی۔ کیونکہ اس نظم کا ہر شعر ایک مکمل کنایہ اور استعارہ ہے۔ اس نظم میں لکھا ہے کہ دور مشرق میں درختان کی بلندیوں پر ایک بادشاہت قائم ہے جس کے تین ارکان ہیں

- خداوندوں کا خداوند
- خاتونِ مشرق
- اور ان کا بیٹا فرستادۂ خدا

ہندوستان اور بلادِ مشرقیہ کی ساری نعمات اس روحانی بادشاہت میں موجود ہیں۔ اس آسمانی بادشاہت میں فرستادۂ خدا بزرگ ترین ہے اسے دوسرے درجہ پر بھائی کا نام دیا گیا۔ یہ نظم ہندوستان کے عیسائی خوش الحانی سے گایا کرتے اور اسے اپنی دعاؤں کا معراج سمجھتے۔ سامی زبانوں کی رو سے درختان کے معنے سرسبز و شاداب کے ہیں۔

(قاموس سریانیہ عربیہ از Costaz عبرانی کالڈی لغت" والمنجد)

درختان کی بلندیوں سے مراد سرسبز شاداب سطح مرتفع ہے۔ خاتونِ مشرق سے حضرت مریم مراد ہیں۔ خداوندوں کے خدا سے مراد خدائے باری تعالیٰ ہے ان کے بیٹے سے مراد ابن مریم ہے اور دوسرے بھائیوں سے مراد الوہیت روحانی کے سالک پیدا ہونے والے لوگ ہیں۔ یہ نظم سریانی ادبیات عالیہ میں شمار ہوتی ہے۔ بہت پرانی ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ایم آر جیمس کی کتاب اپوکرفل نیو ٹیسٹمنٹ میں اعمال توما صفحہ ۴۱۱ تا ۴۱۵)

اس نظم کے استعارے قرآن حکیم کی ایک آیت مبارکہ نے کھول دیئے ہیں۔ وَآوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ اس کی مکمل تعبیر ہے۔

اس نظم کا مضمون سریانی مناجات میں دہرایا گیا۔ صاف لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے دس اسباط نے جماعت سے پورے طور پر کٹ چکے ہیں اور غیر قوموں میں شمار ہوتے ہیں مجھے قبول کیا ہے لکھا ہے۔

"منتشر لوگ سطوح مرتفع میں
میرے اردگرد جمع ہوگئے۔"
(غزل ۱۰)

پھر لکھا ہے کہ
"ایک مستحکم چٹان پر مقدسین
کو ٹھکانہ مل گیا۔ یہ چٹان امت کی
بنیاد بن گئی۔" (غزل ۲۲)

پھر لکھا ہے کہ
"ایک فردوس بر روئے زمین
میں میری امت جمع ہو گئی۔"
(غزل ۱۱)

ان حوالوں کے پیش نظر درختان کی بلندیوں کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مریم اور ابن مریم کو ایک نشان بنایا اور انہیں مصیبت عظمیٰ سے نکال کر ایک جنت عدن میں ماویٰ دیا۔ جو ان کے لئے درختان تھی یعنی سرسبز شاداب جگہ ظاہری اور روحانی لحاظ سے۔

نصیبین اور ایڈیسہ کے انہی نوشتوں کی کشش تھی کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کسر صلیب کے لئے ایک تین رکنی مشن تجویز کیا اور دعاؤں کے ساتھ اسے رخصت بخشی جس نے نصیبین جا کر تحقیق کرنا تھی۔ بعض موانع کے باعث یہ مشن باہر روانہ نہ ہو سکا۔

آباء کلیسیا کے حوالے

دوسری صدی میں بشپ IRENAEUS نے بعض مشہور عیسائی روایات کو اپنے علم کلام میں خود ساختہ معانی دینے کے بعد سمو لیا صاحب موصوف کی معنی آفرینی سے ہمیں غرض نہیں لیکن پس منظر میں جو روایت کام کر رہی ہے وہ ہمیں دعوت فکر دے رہی ہے۔

پہلی روایت ہے کہ یسوع صلیب کے بعد ۱۸ ماہ تک شاگردوں کو ملتے رہے۔ اسی دوران آپ نے نئے مکاشفہ اور مخفی حقائق کی تعلیم دی۔

ایک روایت یہ ہے کہ حضرت مسیح گمراہوں کو ہدایت دینے کے لئے اسفل الارض میں اتر گئے

تیسری روایت یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ مکمل نمونہ نہیں ہو سکتے تھے جب وہ ہر دور حیات کو ENJOY کریں۔

چنانچہ حضرت مسیح کا بچپن بچوں کیلئے نمونہ تھا۔ لڑکپن لڑکوں کے لئے۔ جوان ہوئے تو جوانوں کے لئے نمونہ تھے پھر آپ پر بڑھاپا آیا تو اس دور زندگی میں بھی آپ بوڑھوں کے لئے نمونہ تھے یہاں تک کہ "ETAS SENIOR" یعنی OLD AGE میں آپ کی وفات ہوئی۔

یہ روایتیں بتا رہی ہیں کہ مغرب کے عیسائی بخوبی جانتے تھے کہ حضرت مسیح لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے دنیا کے کناروں کی طرف نکل گئے۔ اسی طرح ہر دور زندگی سے وہ گزرے ہیں ان کو وفات بڑی عمر میں ہوئی۔

ایک جرمن عالم "ارلی ہسٹری آف چرچ" میں لکھتے ہیں کہ:

"دوسری صدی میں ایشیائے کوچک کے عیسائیوں میں اس قسم کی روایت چکر کاٹ رہی تھی کہ حضرت مسیحؑ بڑی عمر پا کر فوت ہوئے۔" (دیانی)

عہدیداران مجالس انصار اللہ کی خدمت میں

تمام عہدیداران مجالس انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ:۔

(۱) تمام ایسے احباب کو اپنی مجلس کا رکن بنائیں جو سال گزشتہ کے دوران ۴۰ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔

(۲) ناظمین اعلیٰ / اضلاع اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہے جہاں مجلس انصار اللہ قائم نہ ہو۔

(۳) اگر کسی جماعت میں دوسری جگہ سے کوئی دوست آئیں تو ان کو اپنی مجلس میں شامل کریں اور جو نقل مکانی کر جائیں۔ تو ان کے نئے ایڈریس سے متعلقہ مجلس اور مرکز کو مطلع فرماویں۔

(۴) اپنی ماہانہ رپورٹ میں قیادت تجنید کو اپنے اراکین کی صف اول اور صف دوم کی تعداد سے آگاہ فرماتے رہیں۔ صف اول میں ۵۵ سال سے اوپر اور صف دوم میں ۴۰ سال سے ۵۵ سال تک کی عمر کے احباب مراد ہیں۔

(۵) ہر مجلس اپنے اراکین کے مندرجہ ذیل کوائف سے (اگر پہلے اطلاع نہ دی ہو) مرکز کو اطلاع دے۔

(۱) نام (۲) ولدیت (۳) عمر (۴) تعلیم (۵) پیشہ
(۶) کب بیعت کی۔ (جزاکم اللہ تعالیٰ)

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲۹

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

چندہ مہمان خانہ مستورات کی اگلی فہرست شائع کی جارہی ہے۔ یہ ۵ دسمبر ۱۹۷۶ء تک کی وصولی ہے۔ مہمان خانہ کی تکمیل کے لئے ابھی سوا لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ لجنات اس رقم کو پورا کرنے کی طرف پوری توجہ دیں اور جلد سے جلد یہ رقم پوری کریں تا مہمان خانہ کی عمارت پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱	مکرمہ صفیہ صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب ٹھیکیدار	دارالرحمت شرقی ا ربوہ	۱۰۰—۰۰
۲	〃 امۃ الرشید ظفر صاحبہ	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۳	〃 زینب صاحبہ نور محمد صاحب	〃 〃 〃	۲۰—۰۰
۴	〃 امۃ الحکیم صاحبہ	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۵	〃 سعیدہ صاحبہ والدہ شیخ نذیر احمد صاحب	〃 〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۶	〃 امۃ القیوم صاحبہ منجانب والدہ مرحومہ صاحبہ	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۷	〃 امۃ الحمید شریف احمد صاحب	دارالرحمت شرقی ۲ ربوہ	۲۰—۰۰
۸	〃 بشیراں صاحبہ	〃 〃 〃	۲۰—۰۰
۹	〃 حاکم بی بی صاحبہ عطاء محمد صاحب	〃 〃 〃	۱۵—۰۰
۱۰	〃 امۃ المجید صاحبہ	〃 〃 〃	۲۰—۰۰
۱۱	〃 سلمیٰ بشیر صاحبہ	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۱۲	〃 ثریا حمید اللہ صاحب	〃 〃 〃	۲۰—۰۰
۱۳	〃 جمیلہ حفیظ اللہ صاحب	〃 〃 〃	۲۰—۰۰
۱۴	لجنہ اماء اللہ	〃 〃 〃	۱۵—۰۰
۱۵	〃	دارالرحمت شرقی ا 〃	۱۵—۰۰
۱۶	〃	دارالعلوم شرقی 〃	۲۶—۰۰
۱۷	مکرمہ صبیحہ بیگم بنت قریشی محمد افضل صاحب	دارالرحمت وسطی ۲ 〃	۱۰—۰۰
۱۸	〃 مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالسلام صاحب	〃 〃 〃	۲۰—۰۰
۱۹	〃 عابدہ صاحبہ و صادقہ صاحبہ دختران عبدالسلام صاحب	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۲۰	〃 امۃ الحکیم صاحبہ اہلیہ ظفر اقبال سیفی صاحب	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۲۱	〃 امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ اقبال سیفی صاحب	〃 〃 〃	۱۵—۰۰
۲۲	〃 امۃ الحفیظ صاحبہ 〃 محمد احمد صاحب	〃 〃 〃 〃	۲۰—۰۰
۲۳	〃 زاہدہ بیگم صاحبہ 〃 عبدالرحمٰن صاحب	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۲۴	〃 خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۲۵	〃 مسعودہ نذیر صاحبہ	〃 〃 〃	۲۰—۰۰
۲۶	〃 امۃ الحمیدہ طاہرہ صاحبہ بنت ابو الفضل صاحب	〃 〃 〃	۲۵—۰۰
۲۷	لجنہ اماء اللہ	〃 〃 〃	۸۹—۰۰
۲۸	مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ فضل دین صاحب	دارالعلوم غربی 〃	۱۰—۰۰
۲۹	〃 رضیہ ریحانہ صاحبہ اہلیہ غلام مرتضیٰ صاحب	〃 〃 〃	۲۵—۰۰
۳۰	〃 امۃ اللہ بیگم اہلیہ مولوی محمد سعید صاحب	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۳۱	لجنہ اماء اللہ	〃 〃 〃	۳۰—۰۰
۳۲	مکرمہ منیرہ بٹ صاحبہ اہلیہ عبدالحی صاحب	دارالیمن نمبر ا 〃	۱۰—۰۰
۳۳	〃 زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ نصیر احمد صاحب	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۳۴	〃 ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب	〃 〃 〃	۵۰—۰۰
۳۵	〃 صادقہ پروین صاحبہ اہلیہ نعیم احمد شاہ صاحب	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۳۶	〃 ثریا صاحبہ اہلیہ ماسٹر مقصود احمد صاحب	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۳۷	〃 رشیدہ بیگم اہلیہ حبیب اللہ صاحب	〃 〃 〃	۲۵—۰۰
۳۸	〃 سلیمہ صاحبہ اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب اسلم	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۳۹	〃 خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ فضل حق صاحب	〃 〃 〃	۲۰—۰۰
۴۰	〃 امۃ الحفیظ صاحبہ 〃 فقیر محمد صاحب	〃 〃 〃	۱۰—۰۰
۴۱	لجنہ اماء اللہ	〃 〃 〃	۱۹۸—۰۰
۴۲	مکرمہ محمودہ شوکت صاحبہ	آنبہ کالیہ	۱۰—۰۰
۴۳	مکرمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ بہاول شیر صاحب	آنبہ کالیہ	۱۰۰—۰۰
۴۴	〃 ہاجرہ فردوس صاحبہ 〃 محمد انور صاحب	〃	۵۰—۰۰
۴۵	〃 حلیمہ بیگم صاحبہ 〃 عبدالعزیز صاحب	〃	۳۰—۰۰
۴۶	〃 منظورہ بیگم صاحبہ 〃 محمد یوسف صاحب	〃	۳۰—۰۰
۴۷	〃 نور بیگم صاحبہ 〃 عبدالغفور صاحب	〃	۳۰—۰۰
۴۸	〃 شریفہ بی بی صاحبہ 〃 ملک محمد موسیٰ صاحب	〃	۲۰—۰۰
۴۹	〃 عزیزہ بیگم صاحبہ 〃 چوہدری صلاح الدین صاحب	〃	۴۰—۰۰
۵۰	〃 سعیدہ بیگم صاحبہ 〃 محمد اسماعیل صاحب	〃	۱۰—۰۰
۵۱	〃 ناصرہ بیگم صاحبہ 〃 محمد منظور صاحب	〃	۲۰—۰۰
۵۲	〃 رولیہ بی بی صاحبہ 〃 فضل دین صاحب	〃	۲۰—۰۰
۵۳	〃 عزیزہ بیگم صاحبہ 〃 عبدالمنان صاحب	〃	۲۰—۰۰
۵۴	〃 بشریٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالحمید صاحب چک ۶	〃	۱۲—۰۰
۵۵	〃 جمیلہ بیگم صاحبہ	〃 〃 〃 〃 〃	۱۲—۰۰
۵۶	لجنہ اماء اللہ	〃	۱۴—۰۰
۵۷	مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالخالق صاحب	میانہ ٹھٹھہ	۱۰—۰۰
۵۸	〃 فتح بی بی صاحبہ 〃 چوہدری محمد الدین صاحب	〃	۱۰۰—۰۰
۵۹	〃 حاجن عائشہ صاحبہ والدہ محمد یوسف صاحب	〃	۱۰—۰۰
۶۰	〃 حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب	بھکی	۱۰—۰۰
۶۱	〃 صغریٰ بی بی صاحبہ 〃 محمد یونس صاحب	〃	۱۰—۰۰
۶۲	〃 نجمہ بی بی صاحبہ 〃 محمد حنیف صاحب	〃	۱۰—۰۰
۶۳	〃 معراج بی بی صاحبہ 〃 محمد یعقوب صاحب	〃	۱۰—۰۰
۶۴	〃 رمضان بی بی صاحبہ 〃 محمد احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰
۶۵	〃 بشریٰ سلیمان صاحبہ	سوسائٹی کراچی	۱۰۰—۰۰
۶۶	〃 اہلیہ صاحبہ سیٹھ معین الدین صاحب	〃 〃	۱۵—۰۰
۶۷	〃 صادقہ بیگم شیخ منیر احمد صاحب	حلقہ شرقی 〃	۵۰—۰۰
۶۸	〃 ناصرہ راحیہ بشیر احمد صاحب	〃 〃	۳۰—۰۰
۶۹	〃 اہلیہ صاحبہ ولی الدین صاحب	〃 〃	۱۰—۰۰
۷۰	〃 شاہدہ ماجد صاحبہ	محمد علی سوسائٹی 〃	۵۰—۰۰
۷۱	〃 عائشہ بیگم صاحبہ	نارتھ ناظم آباد 〃	۱۰—۰۰
۷۲	〃 اہلیہ صاحبہ محمد صدیق صاحب بانی	〃 〃	۳۰۰—۰۰
۷۳	〃 امینہ عنایت اللہ صاحبہ	〃 〃	۵۰—۰۰
۷۴	〃 ثریا لطیف صاحبہ	〃 〃	۲۵—۰۰
۷۵	〃 اہلیہ صاحبہ شمیم عارف صاحب	〃 〃	۵۰—۰۰
۷۶	〃 بشریٰ بیگم سید محمود صاحب	〃 〃	۱۰۰—۰۰
۷۷	〃 رشیدہ شاہدہ صاحبہ	〃 〃	۵۰—۰۰
۷۸	〃 روبینہ امین صاحبہ	〃 〃	۱۰—۰۰
۷۹	〃 امۃ القدیر صاحبہ	〃 〃	۱۰۰—۰۰
۸۰	〃 آمنہ طاہرہ صاحبہ	〃 〃	۱۰—۰۰
۸۱	〃 شمیم شوکت صاحبہ	〃 〃	۱۰۰—۰۰
۸۲	〃 امۃ الحی صاحبہ	〃 〃	۵۰—۰۰
۸۳	〃 اہلیہ صاحبہ حافظ بشیر احمد صاحب	〃 〃	۳۰—۰۰
۸۴	〃 اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب	〃 〃	۱۵۰—۰۰
۸۵	〃 اہلیہ صاحبہ عبدالحکیم صاحب	〃 〃	۱۰۰—۰۰

میزان	۲۹۸۶—۰۰
سابقہ میزان	۱۴۴۶۷۰—۵۰
کل وصولی ۷۶-۱۲-۵ تک	۱۴۷۶۵۶—۵۰

درخواست دعا

مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب دارالنصر غربی ربوہ چند دنوں سے بخار اور بعض دیگر عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز کی احمدی بہنوں کا بے لوث جذبۂ خدمت ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ میں محترمہ قانتہ خان نمائندہ لجنہ سویڈن کی تقریر

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ میں محترمہ قانتہ خان نمائندہ لجنہ اماء اللہ سویڈن نے اپنے جن تاثرات کا اظہار کیا ان کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

میری پیاری بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ مجھے چوتھی دفعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔

بر میرے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ مَیں پھر آپ سے ملاقات کر رہی ہوں اور مجھے یہ اعزاز ملا ہے کہ سویڈن کی جماعت احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے آپ کو السلام علیکم پہنچاؤں کیونکہ مَیں ہی ان کی نمائندہ ہوں۔ یہ بہنیں آپ کو یاد کرتی ہیں اور آپ کے لئے دعاگو ہیں۔

حقیقت میں ہم یہ کبھی نہیں سوچتے کہ ہم غیر ملکی ہیں اور آپ پاکستانی ہیں۔ ہم محسوس کرتی ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کے بڑے خاندان کی ممبر بن کر حقیقی بہنیں بن چکی ہیں۔

پس آپ اپنی دعاؤں میں اپنی ان بہنوں کو یاد رکھیں جو بہت دُور رہتی ہیں۔ ہماری لجنہ کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ ہماری تعداد کو بڑھا دے اور مغربی ممالک میں اسلام کی شمع کو روشن کر دے۔

تقریباً ڈیڑھ برس کا عرصہ ہوا کہ سویڈن کی پہلی مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہمارے لئے یہ سویڈن کی تاریخ میں ایک یادگار دن تھا۔

خدا کے فضل سے دو اور مقام پر لجنہ قائم ہو گئی ہے۔ اِس موسم گرما میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ پہلا اجتماع منعقد کریں گی جس میں ممبرات یوگوسلاویہ، پاکستان اور سویڈن سے آتی ہیں۔

مَیں آپ کی مہمان نوازی کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آپ کا یہ بے لوث خدمت کا جذبہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے پہلے سے بھی بڑھ کر اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اجلاس شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ

مورخہ ۲؍فروری ۱۹۷۸ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب شوریٰ سب کمیٹی کا اجلاس دار الضیافت ربوہ میں منعقد ہوگا۔ براہِ کرم تمام ممبرانِ کرام وقتِ مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔

(سیکرٹری شوریٰ سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم شیخ محمد حلیم (ابن مکرم شیخ محمد اسلم صاحب دُنیا پور ضلع ملتان) کے نکاح کا اعلان ۲۹؍دسمبر ۱۹۷۷ء کو عزیزہ پروین اختر صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمد افضل صاحب بٹ آف اوکاڑہ ضلع ساہیوال کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

احبابِ جماعت سے اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار شیخ محمد نعیم شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ حلقہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

(۲) میرے بیٹے عزیزم کرامت اللہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصرت بیگم بنت مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بھٹی چک ۴۸ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر مکرم حکیم خورشید احمد صاحب نے مورخہ ۱/۲۸ کو ربوہ میں پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ (خاکسار (چوہدری) عطاء اللہ زعیم مجلس انصار اللہ چک ۴۷ جنوبی ضلع سرگودھا)

نادر موقع

ربوہ کے قرب و جوار میں زرعی زمین خریدنے والے حضرات فوری رابطہ قائم کریں۔

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انصے مارکیٹ۔ ربوہ

الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی رجسٹرڈ

داخلہ • ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشننگ کورس • الیکٹریشن کورس

* انسٹرکٹر امریکہ و آسٹریلیا میں تربیت یافتہ۔ تجربہ کار اور فنی تربیت کا ماہر ہے۔

• پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کریں۔

دفتر:۔ الشفیق ریفریجریشن اینڈ الیکٹرک سروس بالمقابل جامعہ احمدیہ کالج روڈ ربوہ

فوری ضرورت ہے

ہمیں اپنے کام واقع چلیانہ ٹھٹھہ کے لئے مندرجہ ذیل اسٹاف کی فوری ضرورت ہے:۔

۱۔ اکاؤنٹنٹ۔ تعداد ۱۔	جو ٹھیکیداری حسابات رکھ سکیں۔ کم از کم دس سالہ تجربہ کار ہونا لازمی ہے۔
۲۔ سرویئر/اوورسیئر۔ تعداد ۱۔	جو نئی نہر کی تعمیر کے لئے مکمل سروے کر سکیں تعمیر کے کام کو کنٹرول کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں اور بحیثیت سائٹ انچارج کام کر سکتے ہوں۔
۳۔ مکینک۔ تعداد ۲۔	جو بلڈوزروں کی اور ہالنگ اور مینٹیننس کا تجربہ رکھتے ہوں
۴۔ بلڈوزر آپریٹر۔ تعداد ۳۔	جو ڈی۔6 اور ڈی۔7 بلڈوزر چلانے کا وسیع تجربہ رکھتے ہوں۔

رہائش اور کھانے کا انتظام سائیٹ پر ہوگا۔

تنخواہ سابقہ تجربہ۔ علمی قابلیت اور اہلیت کی بنیاد پر دی جائے گی۔

درخواستیں مورخہ ۲/۵ تک مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کی جائیں:۔

مرزا نذیر احمد

بنگلہ ۱/۱۔ بلاک ۱۴۔ یونٹ ۳ سیٹلائٹ ٹاؤن۔ میرپور خاص (سندھ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

کرایہ کیلئے خالی ہے

ایک باموقع جگہ۔ پہلی منزل۔ رقبہ قریباً ایک ہزار مربع فٹ۔ کرایہ اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار۔

خواہشمند پتہ ذیل پر رابطہ قائم کریں

فوٹو سنٹر

۵۳/۱ حیدر روڈ۔ راولپنڈی صدر

فون نمبر ۶۲۱۶۳